ابوفوزیہ سراج احمد آس محمد سلفی

مذہب اسلام نے صنف نازک کو کیا دیا.....؟

پوری دنیا کی آبادی آدم وحوا کے ذریعہ بڑھی اور پوری دنیا کی آبادی صرف مرد اور عورت پر محدود ہے۔ اگرچہ مردوں کے بالمقابل عورتیں ناقص العقل ہونے کے ساتھ ساتھ بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہیں' لیکن کچھ چیزوں میں عورتیں مردوں کے بالمقابل اچھا کردار ادا کرتی ہیں۔ جو کسی دوسرے کے بس میں نہیں ہوتا۔ ہم اس مضمون میں عورتوں کی زمانہ جاہلیت میں کیا حقیقت تھی اور مذہب اسلام نے کس چیز سے نواز......؟ کی وضاحت کر رہے ہیں۔ اس سے تمام لوگوں کو خاص کر صنف نازک کو اپنی حیثیت کا پتہ چل جائے گا اور صنف نازک اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کو پا کر مذہب اسلام کو گلے لگالیں گی اور ہر ناحیہ سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گی۔ (ان شاءاللہ)

عرب کی سرزمین میں عورتوں پر اس قدر ظلم کئے جاتے کہ ان کی پیدائش کے جرم میں چند سانس لیتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا اور جو بچیاں کسی بنیاد پر پروان چڑھ جاتیں' تو اسے والدین کی وراثت سے حصہ دینا سماج و سوسائٹی میں گناہ خیال کیا جاتا تھا اور رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد جب ہر ماہ اسے حیض آئے تو یہ دن بھی اسے اچھوتوں کی طرح ایک مخصوص جگہ میں گزارنے پڑتے اور گھر میں چلنے پھرنے' اٹھنے' بیٹھنے' کسی سے ہم کلام ہونے' یہاں تک کہ برتنوں کو چھونے تک کی ممانعت تھی۔

عرب کے قبائل میں یہ دستور تھا کہ وہ اپنی لونڈیوں کو ناچ گانا سکھا کر ان سے عصمت فروشی کراتے اور جو کچھ اس کے ذریعہ کماتیں وہ اپنے مالک وآقا کو دے دیتیں اور وہ لڑکیاں خوبصورت اور حسین لڑکوں کے حسن و جمال سے متعلق اشعار لکھ کر بازاروں میں گاتیں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتیں۔

جاہل عربوں کا یہ عقیدہ تھا کہ عورت امن وچین کی غارت گر ہے۔ مرد کی تباہی کا باعث اور نحوست کا مجسمہ اور وہ ایک ایسی جوتی ہے' جو جلد خراب اور خستہ ہو کر انسان کو تکلیف دیتی ہے۔ اس کا علاج و معالجہ یہ ہے کہ اسے ہمیشہ ذلیل و خوار رکھا جائے۔ اس کے جذبات کو ابھرنے اور پروان نہ چڑھنے دیا جائے اور اس کے حسن و جمال سے وقتی طور پر فائدہ اٹھانے کے بعد جب بیکار ہو جائے تو گھر سے نکال دیا جائے۔ یورپ کے حکماء کا قول تھا کہ عورت ایک ایسا خوشنما درخت ہے' جو بظاہر اچھا لگتا ہے' لیکن اس کا پھل نہایت کڑوا اور بے مزہ ہوتا ہے اور عورت فتنہ وفساد' جنگ و جدال کی جڑ ہے اور وہ ایسا بچھو ہے' جو ہر وقت نیش زنی کرتا رہتا ہے۔ ہم سانپ سے محبت کر سکتے ہیں' لیکن عورت سے محبت کرنا ہم تسلیم نہیں کرتے۔ (دیکھئے ہسٹری آف دی ورلڈ اس سینٹ ہیلر بحوالہ مرأۃ النساء)

یہودیت کی تعلیم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مرد نیک سرشت و نیک کردار اور عورت بدطینت و بدچلن اور عیار و مکار ہے۔ مرد وارث کی موجودگی میں عورت وراثت سے محروم ہو جاتی ہے' شادی کے بعد مرد کے فوت ہو جانے کے بعد عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی۔ (انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا بحوالہ عورت اسلامی معاشرہ میں)

عیسائیت کی تعلیم یہ تصور دیتی ہے کہ عورت انتہا درجہ کی پست اور ذلیل ذات ہے اور عورت شیطان کا دروازہ ہے۔ عورت کو خاموشی سے کمال تابعداری سیکھنا چاہئے' اسے سیکھ کر کسی دوسرے کو سکھانے کی اجازت نہیں ہے۔ تعجب اور افسوس ہے کہ ساری دنیا کی ستائی ہوئی عورتیں اپنی بے آبروئی و بے عزتی اور اپنی ذلت و رسوائی پر قیمتی آنسو بہا رہی تھیں۔ ہر طرح کے حقوق سے محروم اور اپنی کھوئی قسمت پر رو رہی تھیں کہ رحمت خداوندی جوش میں آئی اور محسن انسانیت اور رحمت مجسم کی بعثت ہوئی۔ آپ نے بڑی ہمدردی اور پوری توجہ سے ان کی مصیبت کو سنا' ان کے آنسو پونچھے اور ان کے سر پر شفقت و محبت کا ہاتھ پھیرا۔ اسے مرد کی طرح زندہ رہنے کا حق دیا' انسان کی تخلیق میں مرد کے برابر شریک بتایا' وراثت میں حق دلایا' مرد کیلئے سکون و راحت کا سبب ٹھہرایا' بہترین متاع زیست قرار دیا اور فرمایا کہ عورت مرد کیلئے نصف دین ہے۔ نکاح میں اس کی مرضی کا خیال رکھا' جس طرح مردوں کو طلاق کا اسی طرح عورتوں کو خلع کا اختیار دیا اور مختلف حیثیت سے اسے مناسب مقام عطا کیا اور اسے پروانہ جنت بھی دیا۔

عورت کو بھی لطف زندگی اٹھانے کا حق ہے

مذہب اسلام نے مرد کی طرح عورت کو بھی زندگی کی بہاروں سے لطف اندوز ہونے کا حق دیا ہے۔ فقر و فاقہ اور کفالت کے خوف سے اولاد کا چاہے لڑکا ہو یا لڑکی مار ڈالنے کو ظلم عظیم اور کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم ان قتلهم کان خطا کبیرا﴾ (بنی اسرائیل:۳۱)

''اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے ڈر کی وجہ سے قتل نہ کرو' ہم ہی انہیں اور تم کو روزی دیتے ہیں' ان کا قتل کرنا یقیناً بڑا گناہ ہے۔''

جو لوگ عار اور شرم کی وجہ سے لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیتے ہیں' قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا کہ لڑکیوں کو بھی زندگی گزارنے کا حق تھا' انہیں کس گناہ کی بنیاد پر زندہ درگور کیا گیا اور جو لوگ ان کے قاتل ہیں' قیامت کے دن ان کو جہنم رسید کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا

قول ﴿واذا الموء دة سئلت بای ذنب قتلت﴾ (التکویر:۹'۸)

جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی ہے' ایسے لوگوں کو جولڑکیوں کو حقوق دینے اور زندگی سے نفرت کر کے زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ایسے کام کو حضور ﷺ نے حرام کہا ہے۔

● آپ کا فرمان ہے:

﴿ان اللہ حرم عقوق الامھات ووأد البنات﴾

''یقیناً اللہ نے ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

عورت دنیا کی بہترین متاع ہے

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو دنیا کا بہترین ساز وسامان قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الدنیا کلھا متاع و خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة﴾ (مشکوٰۃ شریف)

تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔یعنی پوری دنیا متاع اور سرمایہ ہے' جس سے انسان کی ضرورت پوری ہوتی ہے' لیکن یہ دنیا و ما فیھا جلد فنا ہو جانے والی چیز ہے۔ البتہ جو نیک اور پاکدامن عورت ہے' وہ آخرت پر معاون و مددگار ہوتی ہے' اس کے پیٹ سے بچے پیدا ہوتے ہیں' جو حافظ' عالم محدث' مفسر اور فقیہ بنتے ہیں یا علوم عصریہ کے فاضل ہو کر ملک کی باگ ڈور سنبھال لیتے ہیں اور جو لوگ دین سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ اسے آشنا کرا کے اپنے اور بے آشنا لوگوں کو آخرت کا راستہ ہموار کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں' اس کے علاوہ نیک عورت گھر کی رونق اور زینت ہوتی ہے' اس سے گھر کی برکت اور عزت قائم رہتی ہے۔

عورت کے حق میں حسن سلوک کا حکم

مذہب اسلام نے عورت کے ہر پہلو پر غور کرتے ہوئے اس کو پورا پورا حق دیا ہے اور مردوں کو پورا پورا حق ادا کرنے کی تاکید کی ہے اور ان کیلئے ہمیشہ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ان من اکمل المومنین ایمانا احسنھم والطفھم باھلہ﴾

''کامل ترین مومنوں میں سے وہ ہے جو خلق میں اچھا ہو اور اپنے اہل وعیال پر بہت مہربان ہو۔''

متعینہ مدت تک لاپتہ خاوند کے آنے پر عورت کو دوسرے نکاح کا حق

اگر کسی عورت کا خاوند گم ہو گیا ہو اور اس کا کچھ پتہ نہ چلتا ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے تو عورت کو اختیار ہے کہ چار سال تک انتظار کرے' نہ آنے کی صورت میں دوسرے کے عقد میں چلی جائے' کیونکہ حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کا یہی فتویٰ ہے۔

ان عمر بن الخطاب قال ایما امرأة فقدت زوجھا فلم یدراین ھو فانھا منتظر اربع سنین ثم تعتد اربعة اشھر وعشرا ثم تحل

''جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ کہاں ہے تو وہ عورت چار سال انتظار کرے پھر چار ماہ دس دن عدت گزارے اور حلال ہو جائے۔''

یہی چار سال امام مالک اور امام شافعی کا مذہب ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مسوی جو موطا کی شرح ہے میں امام مالک کے فتویٰ چار سال کو سب پر ترجیح دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں حنفی حضرات اگر بھٹک کر اور عورتوں کے حقوق کو پامال کر کے بلا دلیل نوے برس انتظار کا فتویٰ دیتے ہیں' جو شریعت مطہرہ کی مخالفت اور عورتوں کے حقوق کی پامالی کا بین ثبوت ہے۔

اس لئے جو عورتیں حنفی عقیدے کو گلے لگا کر اپنے حقوق کی پامالی کو صحیح ٹھہرا کر کے پریشان ہیں' ان کو چاہئے کہ حضرت عمر ؓ کے فتویٰ چار سال پر عمل پیرا ہو جائیں' اس نکاح کی صورت یہ ہے کہ ایسی عورت چار سال اور چار ماہ دس دن عدت گزار کر کہ عدالت میں درخواست دے' جس کا جج مسلمان ہو' وہ عدالت چار سال کے فتویٰ کو بنیاد قرار دے کر نکاح کی اجازت دے دے' پھر وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر لے۔ بالفرض اگر نکاح کے بعد اس کا لاپتہ خاوند آ جائے تو اب اس کو اس عورت پر کوئی حق نہ ہو گا' وہ شرعاً مردہ قرار پائے گا یا تین ماہ میں تین طلاق دے کر عورت سے ہمیشہ کیلئے ہاتھ دھونے والے مرد کے مانند محروم رہے گا۔

مرد اگر طلاق کا تو عورت بھی خلع کا حق رکھتی ہے۔

اگر مرد بیماری یا توانائی نہ ہونے کی وجہ سے عورت کے حقوق کو پورا نہ کر سکے یا مرد کے اندر قوت باہ نہیں ہے' جس سے عورت کے حق کو ادا کر سکے یا مرد کے بدصورت ہونے کی وجہ سے عورت کا دل اس میں نہیں لگ رہا ہے اور نہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا اس کے علاوہ مرد کے اندر کوئی ایسا نقص ہے' جس کو عورت قباحت سمجھ کر اپنی زندگی گزارنی دشوار سمجھتی ہو' تو ایسی صورت میں اس کو خلع کرنے کا پورا اور مکمل اختیار حاصل ہے۔جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فان خفتم ان لا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ﴾

''اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس بارے میں کوئی گناہ نہیں' جسے دے کر عورت اپنی جان چھڑا لے۔''

رحمت عالم ایک روز فجر کی نماز کیلئے نکلے۔ ابھی اندھیرا ہی تھا تو دیکھا کہ ایک عورت دروازے پر کھڑی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون......؟ اس نے جواب دیا کہ میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی۔اللہ کے رسول نے پوچھا کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ نہ میں ثابت بن قیس کے ساتھ ہوں اور نہ وہ میرے ساتھ ہیں' یعنی ہم دونوں میں نباہ کی کوئی صورت نہیں ہے' میں جدائی چاہتی ہوں۔ ثابت بن قیس رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا (ثابت بن قیس) یہ حبیبہ بنت سہل ہے۔خدا کو جو منظور تھا' اس نے اپنا حال کہہ سنایا۔ حبیبہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے جو کچھ

مجھے مہر دیا تھا وہ میرے پاس موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ثابت بن قیس اپنا مہر واپس لے لو انہوں نے واپس لے لیا اور حبیبہ اپنے میکے بیٹھ گئیں۔ (موطا امام مالک' ماجاء فی الخلع بحوالہ وراثت میں عورت کا حق از مولانا کمال الدین اثری)

نکاح میں عورت کی مرضی

مذہب اسلام نے عورت کو نکاح کے سلسلے میں مجبور نہیں کیا ہے کہ اس کے والدین' چچا' ماموں یا اقرباء اس کی مرضی اور مشورے کے بغیر جہاں چاہیں اس کا نکاح کر دیں' بلکہ اس سلسلے میں عورت کو پورا حق واختیار دیا گیا ہے کہ والدین' اقرباء' عورت کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ شافع المذنبین ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنها قال ان تسکت﴾

یعنی ثیبہ کا نکاح اس کے مشورے کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کی اجازت کی صورت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

مذہب اسلام نے عورتوں کو پورا پورا حق عطا کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم تمام حضرات کو خاص کر عورتوں کو (جن کا مذہب اسلام کے آنے سے پہلے سانس لینا مشکل تھا' لیکن مذہب اسلام نے آ کر ان کو جینے کا حق دنیا میں دیا) قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور زندگی کے تمام مراحل کو آسان کرے اور تمام لغزشوں کو چاہے صغیرہ ہوں یا کبیرہ معاف کر دے اور مرنے کے بعد تمام مسلمانوں کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

بقیہ: رحمۃ اللعالمین کا پیغام

وفساد اور قتل وخونریزی افواہوں کی وجہ سے ہوتی ہے اس لئے اسلام ہر بات کو ماننے سے روکتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ کوئی بات سنو تو پہلے اچھی طرح اس کی تحقیق کر لو۔ تب قدم اٹھاؤ۔ قرآن کہتا ہے اے ایمان والو اگر کوئی غیر معتبر آدمی کوئی خبر لے آئے تو پہلے اس کی تحقیق کر لو کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی قوم پر بلا تحقیق پڑو اور بعد میں اپنے کئے پر شرمندگی اٹھانا پڑے۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں اسلام اپنی تعلیمات میں اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ جس نے کسی انسان کو بلاقصور مار دی تو یوں سمجھو کہ اس نے ساری انسانیت کو مار دیا۔ بلا جرم کے ایک شخص کا قتل اسلام میں ساری انسانیت کا قتل ہے۔

اب آخر میں رحمۃ اللعالمین کی بعض تعلیمات کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

تجھ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے اسے یہی وحی کی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہٰذا تم سب میری ہی عبادت کرو۔ (۲۱:۲۵)

اللہ کے سوا لوگ جن جن کو پکارتے ہیں وہ ایک مکھی بھی تو نہیں بنا سکیں گے خواہ وہ سب مل جل کر ہی ایسی کوشش کریں اور اگر ایک مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو وہ اس سے پچھ چھڑا بھی نہیں سکتے۔ یہاں تو طالب ومطلوب دونوں رہ جاتے ہیں' ان لوگوں نے تو اللہ کی قدر وشان کو جانا ہی نہیں بے شک قدرت والا کو صرف اللہ ہی ہے۔ (۲۲:۷۳،۷۴)

زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یہ کھلی بے حیائی ہے اور بہت بری راہ ہے (بنی اسرائیل)

اللہ جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے وہ یہ ہیں عدل اور احسان اور قرابت والوں سے فیاضانہ سلوک اللہ جن چیزوں کے کرنے سے روکتا ہے وہ یہ ہیں سب بے حیائیاں' سب ایسے کام جو قابل انکار ہوں اور بغاوت۔ (سورۃ نحل)

بقیہ: مولانا محمد حسین شیخوپوری

کر ان کو گلے لگا لیا اور رندھی ہوئی آواز میں کہا کہ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ آپ تشریف لائے ہوں گے۔ تاخیر پر معذرت قبول فرمائیں۔ انہوں نے جس محبت بھرے انداز میں اس عاجز کو بعض تعریفی کلمات سے نوازا' اس پر میری آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ وقت چونکہ کم تھا' مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا تھا۔ پہلی اینٹ مولانا محمد حسین شیخوپوری کے دست مبارک نے رکھی' دوسری اینٹ رکھنے کا شرف مجھ جیسے گنہگار کو ملا' پھر گاؤں کے عمائدین آگے آئے۔ علماء آگے بڑھتے گئے اور ایک ایک اینٹ رکھتے گئے۔ زبانوں پر ﴿ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم﴾ کے الفاظ جاری تھے۔

پھر مولانا دعا کروا رہے ہیں اور لوگ آمین کہہ رہے ہیں۔ دعا کے الفاظ جادو کی طرح تھے' ان میں اخلاص تھا۔ سبھی رو رہے تھے کہ آج اتنا بڑا کام ہوا۔ اللہ کے گھر کی بنیاد رکھی گئی۔ مولانا میرے ساتھ والہانہ انداز میں پیارے کرتے تھے۔ ''دارالسلام'' کے حوالے سے وہ خاصی محبت فرماتے تھے۔ میں نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے ۸ سالہ محمد کو آگے کیا۔ مولانا دعا فرمائیں' اللہ اس کو محدث بنائے۔ میں نے اس کو وقف کر رکھا ہے۔ اب ان کے ہاتھ محمد کے سر پر تھے۔ اس کیلئے دعائیں فرمائیں۔ جمعہ کے وقت قریب تھا۔ انہیں شیخوپورہ میں جمعہ پڑھانا تھا۔ کس کو معلوم تھا کہ یہ ان کے ساتھ آخری ملاقات ہے۔ میں گاڑی کے دروازے تک ان کے ساتھ گیا۔ اس پیرانہ سالی میں ان کی ہمت و ریاضت پر داد دے رہا تھا۔ گاڑی روانہ ہوئی' کتنے ہی لوگوں نے ہاتھ اٹھائے' الوداعی سلام کہا اور وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ اب بقیہ ساری زندگی کیلئے یہ منظر میرے دل و دماغ میں محفوظ ہو چکا ہے۔ مولانا کی وفات سے بلاشبہ ایک عہد کا خاتمہ ہوا۔ ہماری جماعت کے کتنے ہی علماء ہیں' جنہوں نے مولانا سے تقریر کا فن سیکھا۔ ان کے انداز کو اپنایا۔ قرآن پڑھنے کا انداز ان سے سیکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی غلطیوں اور کمزوریوں کو معاف فرمائے' ان کی اولاد' لواحقین' تمام علمائے کرام اور جملہ اہل حدیثوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔